سوال نمبر ۲

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے تصور کو کیسے یقینی بناتی ہیں؟

تعارف

پبلک ایڈمنسٹریشن سے مراد ہے کہ معاملات کا انتظام سنبھالنا، وہ معاملات جو لوگوں کی فلاح کے لیے ہوں۔ اسلام میں پبلک ایڈمنسٹریشن کا تصور قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا جاتا ہے۔ اللہ کل کائنات کا مالک ہے وہی حاکمیت کا مالک ہے۔ اور اسی کے بندے عوام کی فلاح کے لیے کام کرتے۔ سرکاری ملازمین کے لیے جو ذمہ داریاں اسلام میں قائم کی گئی ہیں ان میں سچائی، احتساب، احساس ذمہ داری، تقوی، وقت کا خیال، وسائل کا مناسب استعمال وغیرہ آتے ہیں۔ اور اگر کوئی سرکاری ملازم اپنے تمام فرائض اسلام کی حدود میں رہتے ہوئے اسے کے اصولوں کے مطابق ادا کرے تو معاشرہ اسلامی پبلک ایڈمنسٹریشن کا تصور پیش کرتا ہے۔ سرکاری ملازم میں اگر خوفِ خدا اور امانت داری سے کام کرنے کا جذبہ ہو تو وہ معاشرے کو امن کا گہوارہ بنا سکتا ہے، لیکن دورِ حاضر میں اسلامی قوانین پر عمل پیرا ہونا نا گزیر ہو تا جا رہا اور معاشرہ مناسب ایڈمنسٹریشن نہیں سنبھال رہا۔ اسلامی اصولوں پر عمل کرکے ہی اس صورتحال کو بہتر کیا جا سکتا۔

اسلام میں پبلک ایڈمنسٹریشن کا تصور

ڈاکٹر ایس۔ ڈی گوئیل کے بقول پبلک ایڈمنسٹریشن

دو الفاظ کا مجموعہ ہے پبلک اور ایڈمنسٹریشن۔ لفظ "Administer" لاطینی الفاظ 'ad' اور 'ministare' سے مرکب ہے جسکے معنی ہیں 'to serve'۔

قرآن مجید کے نزدیک سرکاری اور حکومتی مناصب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہیں۔ جنہیں خدا ترس اور محنتی لوگوں کے سپرد کرنا چاہیے اور کسی کو اس میں من مانی کرنے کی اجازت نہیں۔

"یقیناً تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھے دنوں میں پیدا فرمایا پھر وہ عرش پر جلوہ فرما ہوا۔"
(یونس)

قرآن و سنت کی روشنی میں پبلک ایڈمنسٹریشن

نبی کریم ﷺ نے اللہ کے بتائے گئے احکامات کے مطابق پبلک ایڈمنسٹریشن کے لیے قوانین و ضوابط بنائے اور اُنکا ثبوت بھی ملتا ہے۔ اُن کے بعد خلفاء نے بھی اسلامی اصولوں پر ہی عمل کیا۔ کیونکہ انسان اللہ کا خلیفہ ہے، اور اللہ بہتر جانتا کہ اُسکی مخلوق کے لیے بہتری کس چیز میں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کوئی حاکم جو مسلمانوں کی حکومت کا منصب سنبھالے پھر اسکی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے جان نہ لڑائے اور خلوص کے ساتھ کام نہ کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"
(صحیح مسلم)

اسلام کے لحاظ سے سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

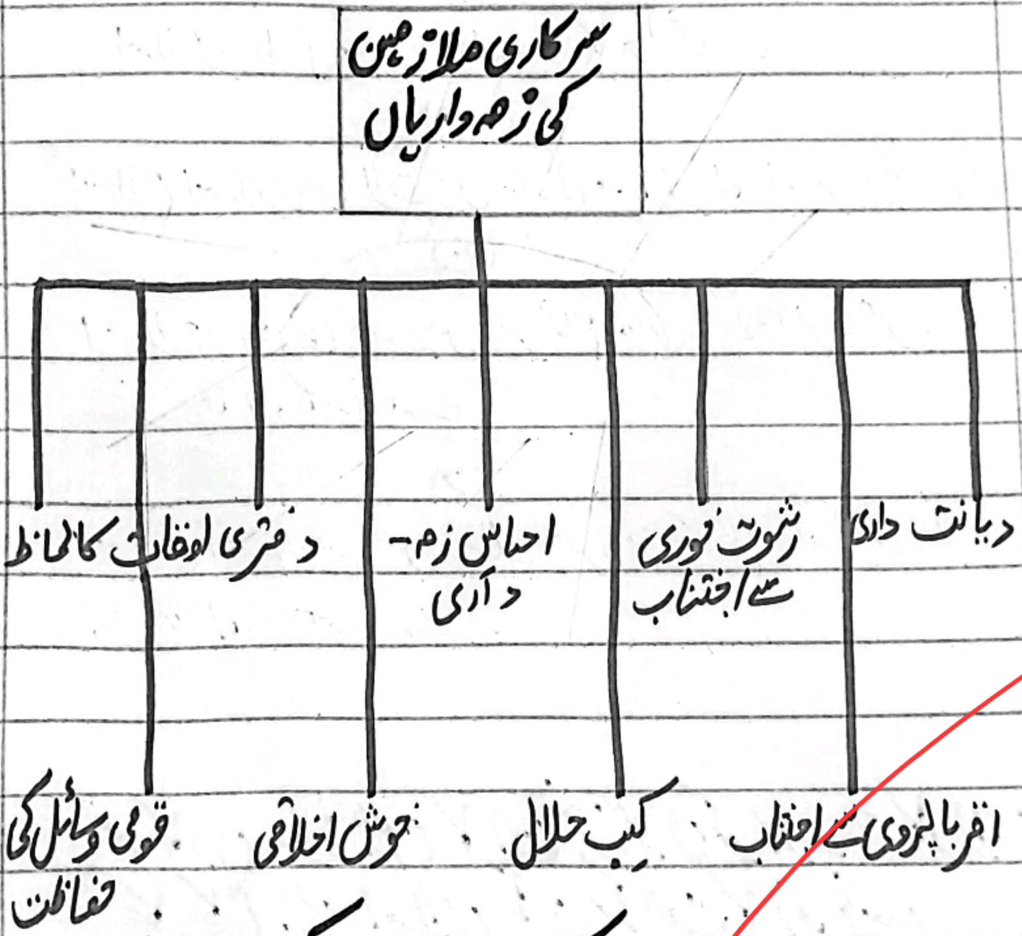

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے تصور کو یقینی بناتی ہیں

سرکاری ملازمین کی تمام خصوصیات دائرہ اسلام کے اندر رہتے ہوئے بنائی اور بتائی گئی ہیں اور اگر ایک سرکاری ملازم ان تمام پر عمل کرتے ہوئے اپنا فرض انجام دے گا تو پبلک ایڈمنسٹریشن کا جو تصور اسلام میں بیان کیا گیا اس کو عملی طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی پبلک ایڈمنسٹریشن کی خصوصیات

(ا)

اسلامی نظام وحدت انسان کا داعی ہے۔

(ب)

اسلام انتظامی معاملات میں سادگی، دیانت اور تعلقات کو ترجیح دیتا۔

(ج)

اسلامی انتظامیہ میں ہر کام قانون کے دائرے میں رہ کر انجام دیا جاتا ہے۔

(د)

اسلامی انتظامیہ میں پبلک سرونٹ کا کام انسانیت کی فلاح اور بہبود ہے۔

سرکاری ملازمین کا ان خوبیوں کو بروئے کار لانے کا کام بھی اسلامی طرز حکومت کا فروغ ہے

(ا)

معاملات میں دیانت داری اسلامی ایڈمنسٹریشن کا اہم جز

حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ فتح خیبر کے موقع پر تمام صحابہ بات کر رہے تھے کہ فلاں شہید ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: "ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں جاتے دیکھا کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔"

نظام اسلام میں دیانت داری کو انتہا اہمیت حاصل ہے۔

۲) اقربا پروری سے اجتناب

اقربا پروری سے مراد ہے کہ میرٹ کے خلاف ورزی کر کے رشتہ داروں کو نوازنا۔ اسلام میں اس بات کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اور ہمیں تاریخ اسلام سے بہت ساری مثالیں ملتی۔ خلفائے راشدین نے اپنی اولاد کو کبھی خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ حضرت علی رضؓ نے اپنے بیٹے کو منتخب نہیں کیا، وہ مسلمانوں نے اپنے طور پر انہیں خلیفہ مقرر کیا تھا۔

۳) قومی وسائل کی حفاظت

قومی وسائل کی حفاظت ذاتی اثاثوں سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔ اسلامی تاریخ میں اکابر علماء اور صالح حکمرانوں کا ایسا طرز تھا کہ وہ ذاتی گفتگو میں چراغ گل کر دیتے تھے۔

یہ شہادت گہ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے مسلمان ہونا

۴) کسب حلال کا فروغ

اللہ تعالیٰ نے حلال کی روزی اور محنت کر کے کمانے والے کو اپنا دوست کہا اور سرکاری ملازم کو بھی اسلامی قوانین کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔

(5)

لسانی، مذہبی اور علاقائی عصبیت سے اجتناب

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"میں آج جاہلیت کو ختم کر رہا ہوں اور معاف کر رہا ہوں سب کو"

لسانی یا علاقائی عصبیت سے صرف بے یقینی قائم ہوتی ہے۔

(6)

خوش اخلاقی اور رعایت و نرمی

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ! جسکو میری امت میں سے اختیار ملے اور وہ لوگوں پر سختی کرے، تو بھی اس پر سختی کر، اور جو لوگوں پر نرمی کرے تو بھی نرمی کر"

(مسلم)

سرکاری ملازم کو خوش اخلاقی اور نرمی سے عوام سے بات کرنا چاہیے

(7)

رشوت خوری سے اجتناب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں کافر"

سرکاری ملازم کو رشوت خوری سے دور رہنا چاہیے۔

8)

دفتری اوقات کا لحاظ

عربی مقولہ ہے: **الوقت سیف قاطع**

"وقت کاٹ دینے والی تلوار ہے"

اگر کوئی انسان وقت ضائع کرتا سرکاری دفاتر میں تو وہ خیانت میں آتا۔

9)

احساس ذمہ داری اور احتساب کا خیال

نبی کریمؐ نے فرمایا:

"اچھی طرح جان لو تم میں سے ہر ایک نگران اور ذمہ دار ہے اور اسکی رعیت کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا"

اسلام انتظامیہ اور ذاتی احتساب و جوابدہی کے اصولوں پر عمل کرنا سرکاری ملازم کی اولین ذمہ داری ہے۔

10)

سرکاری وسائل کا درست استعمال

سرکاری وسائل پوری قوم کے ہوتے ہیں۔ اجتماعی ملکیت میں خیانت مسلمان کو زیادہ بڑے گناہ کا مستحق بنا دیتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ سرکاری وسائل کا درست استعمال ہو۔

سرکاری ملازمین کی غیر ذمہ داری سے اسلامی پبلک ایڈمنسٹریشن کے تصور کو نقصان پہنچ سکتا

سے صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں میں اپنے عمل کا حساب

سرکاری ملازمین اگر اپنی ذمہ داری کو اسلامی اصولوں کے مطابق ادا کریں تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے لیکن سرکاری ملازمین کی غیر ذمہ داری سے معاشرے کو نقصان پہنچ رہا ہے، اور اس وقت یہ بہت ضروری ہے کہ سب سے پہلے انسان اپنا احتساب خود کرے تاکہ وہ خود کو اللہ کے سامنے سرخرو کر سکے۔

حاصل بحث

سرکاری ملازمین کی تمام تر خصوصیات جیسے کہ امانت داری، احساس ذمہ داری، اقربا پروری سے اجتناب، وسائل کا مناسب استعمال اور ایسی بہت سی خصوصیات پر عمل کرے تو اسلام کا تصوراتی پبلک ایڈمنسٹریشن بہت اچھے سے پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے۔ سرکاری ملازمین کو اپنے الفاظ اور اپنے اعمال کو اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔

سوال نمبر 1

اسلام میں گڈ گورننس احکامات الہی پر مبنی ہے۔ اس کی خصوصیات واضح کریں۔

تعارف

اسلام ایک نظریہ حیات، طور باش، معاشرے اور زندگی کا مکمل احاطہ کیے ہوئے ہے لہٰذا سیاست اور حکمرانی اس کا لازمی جزو ہیں۔ گڈ گورننس یا اچھا طرز حکمرانی وہ ہے جو انسانوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے ہو۔ اسلام کے تمام تر قوانین انسان کے لیے کامیابی اور بہتری کی راہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ گڈ گورننس کے زمرے میں جو خصوصیات اسلام میں ہیں وہ تمام احکام الہی پر مبنی ہیں جیسے کے انصاف و عدل، انسانی اخوت، علم و عمل، احتساب، شوری کا اختیار، امانت اور قانون کی حکمرانی جیسی اہم خصوصیات اس میں آتی۔ تمام تر حاکمیت کا مالک تو اللہ ہے اور انسان دنیا میں اس کا خلیفہ ہے۔ اس دنیا میں رہنے اور حکومت کرنے کے تمام اصول حکم الہی کی طرف سے ہیں اور انسان اس پر عمل پیرا ہوتا کیونکہ احتساب کا حصہ بھی آتا ہے۔ اچھا نظام حکومت اللہ کے اصولوں پر بنایا گیا ہے، اور خلفائے راشدین کی دور سے اسکی بہترین کامیاب مثالیں بھی ملتی ہیں۔

گڈ گورننس قرآن و سنت کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کے فرمائے گئے اصولوں کے مطابق حکومت کرنا گڈ گورننس میں آتا ہے۔

"اور جو اللہ کے نازل کردہ (احکامات) کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے لوگ ہی کافر ہیں"
(المائدہ)

قرآن نے ہمیں بتایا کہ حکومت کا حق صرف اللہ کو ہے۔ حکمرانی کا اصل اختیار اللہ کے پاس ہے نبی کریم ﷺ نے اپنے متعدد ارشادات میں اس اصول کو صراحت کے ساتھ بیان کیا

فرمایا گیا:
تم پر لازم ہے کہ اللہ کی پیروی کرو، جسکو حلال کیا اسکو حلال جانو، اور جسکو حرام کیا، اسکو حرام۔

مثالی طرزِ حکومت: گڈ گورننس کی تعریف

گڈ گورننس سے مراد ہے کہ موثر طریقے سے عوامی طرزِ حکمرانی کا اطلاق کرنا۔

ووڈرو ولسن کے بقول:
گڈ گورننس کا مطلب ہے قانون کا تفصیلی اور منظم نفاذ

اسلام کی رُو سے اللہ کے بتائے گئے اصولوں کے مطابق قوانین بنانا اور لوگوں کی فلاح کے لیے حکومت کرنا اچھا طرزِ حکمرانی ہے۔

اسلام میں گڈ گورننس احکام الٰہی پر مبنی

امر بالمعروف و نہی عن المنکر، انصاف و عدل، انسانی اخوت و مساوات، علم و عمل، قانون کی حکمرانی، احتساب، امانت داری، تقویٰ، اللہ پر بھروسہ اور نبی کریم ؐ کی سنت پر عمل کر کے جو قوانین بنائے جاتے وہی گڈ گورننس میں آتے ہیں۔
نبی کریم ؐ کا طرزِ حکومت یا اُنکے بعد خلفائے راشدین کا طریق حکمرانی ان تمام عوامل کا جامع نظام تھا۔

"حاکمیت اعلیٰ کا مالک صرف اللہ ہے"

القرآن

اسلامی اصول گڈ گورننس کی بنیادیں

احتساب	تقویٰ
شوریٰ	امانت
قیامِ امن و عدل	خلافت
فلاح و بہبود	امامت

Ad more points

احکامِ الٰہی پر مبنی گڈ گورننس کی خصوصیات

قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بات تو
واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ حاکمیت اعلیٰ
کا مالک صرف اللہ ہے، اور اُسکے بنائے گئے
احکامات ہی انسان کی راہنمائی کرتے ہیں۔

۱) حاکمیت الٰہی پر ایمان لاتے ہوئے حکمرانی کرنا

حاکمیت کا حق صرف اللہ کو ہے، انسان صرف اُس
کا نائب ہے **"ایاک نعبد و ایاک نستعین"** انسان
تو خود اُس کا محتاج ہے، اُس سے مدد کا طلبگار ہے،
جو انسان یہ بات سوچ کر حکومت میں رہتا ہے
اُس کا مقصد صرف عوام کی فلاح و بہتری ہوتا ہے،
کیونکہ تمام فیصلوں اور تدبیروں کا مالک اللہ ہے۔

"وہ آسمان سے زمین تک کی تدبیر فرماتا ہے"
(السجدہ)

۲) تقویٰ، اس کے دائرے میں رہتے ہوئے قوانین بنانا

تقویٰ سے مراد ہے، اللہ تعالیٰ کا ڈر۔ انسان کے
دل میں جب یہ خوف اور ڈر ہوتا تو وہ گناہ کی طرف
کم راغب ہوتا۔ اسکو حکمران کے لیے اہم قرار دیا گیا ہے
تاکہ اُسے ہمیں جوابدہی کا احساس ہو۔

(۳

امانت داری اچھے طرزِ حکمرانی کی بنیادی ضرورت

امانت داری کو اچھے طرزِ حکومت کے لیے اہم قرار دیا گیا ہے، **نبی کریم ﷺ نے فرمایا:** "ہم نے تم میں سے جس شخص کو کسی منصب کا عامل بنایا اور اُس نے کوئی سوئی یا اُس سے بھی چھوٹی چیز ہم سے چھپا لی تو یہ خیانت ہے جسکو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا"
اگر انسان امانت داری سے اپنے منصب پر رہ کر انسانوں کیلئے فلاح کا کام کرے تو یہ بہتر ہے۔

(۴

خلافت: انسان اللہ کا نائب ہے، حکومت صرف اللہ کی

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں انسان کو اپنا نائب کہہ کر پکارتے ہیں، انسان کو اللہ کے بنائے گئے قوانین پر بار پرس رہنے اور عمل کرنے کے لیے دنیا میں خلیفہ بنا کر بھیجا گیا۔ **نبی کریم ﷺ نے فرمایا:**
"قوم کا سب سے بڑا حاکم، قوم کا خادم ہوتا"

(۵

عدل و انصاف اسلامی طرزِ حکومت میں اہم جُز

"بےشک اللہ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے"
(النحل)

(6)

مجلسِ شوریٰ اسلامی نظام کی روح ہے

شوریٰ اسلام کے طرزِ حکمرانی کے اولین اصولوں میں سے ہے یہ اسلامی نظام کی روح اور اس کا ایک لازمی جزو ہے۔ شوریٰ سے مراد ہے تمام امور کو اللہ اور رسولؐ کے احکامات اور تعلیمات کے مطابق مشورے سے حل کرنا۔

"اور ان سے معاملات میں مشورہ کرو"
(آل عمران)

(7)

احتساب۔ اسلامی طرزِ حکومت میں اہمیت کا حامل

احتساب کے لفظی معنی ہیں "حساب دینا"۔ مفہوم کے اعتبار سے "ذمہ داری کا جواب دینا" یہ ایک ذمہ دار حکمران میں یہ خصوصیت ہونا لازمی ہے کہ وہ اللہ کے سامنے جوابدہی کا خوف رکھے اور طرزِ حکمرانی کو صدق اور اخلاق سے پورا کرے بیشک ایک دن حساب ہوگا۔

ملکِ یوم الدین ٥
"مالک ہے روزِ جزا کا" (فاتحہ)

(8)

عوامی فلاح و بہبود، اسلامی طرزِ حکومت کا اہم مقصد

اللہ نے ہمیشہ انسانوں کے حقوق پر زور دیا اور اسلامی طرزِ حکومت میں بھی عوامی فلاح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

9)

شفافیت کی اہم جگہ ہے اسلامی طرزِ حکومت میں

نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کا اہم قصہ ہے جب انہوں نے فرمایا تھا کہ " اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اسکا ہاتھ کاٹ دیتا " ۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ اسلام میں قانون کی حکمرانی ہوتی رہا ہے، شفافیت کے ساتھ، قانون سب کے لیے برابر ہوتا ہے۔

10)

امامت ایک قطعی اصول ہے جو اسلامی طرزِ حکومت کو ممتاز بناتی

اسلامی حکومت اعلیٰ طرز کی امامت (لیڈرشپ) ہے ۔ یہ ایک قطعی اصول ہے جو اسلامی طرزِ حکومت کو دوسروں سے ممتاز بناتا ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طرزِ حکمرانی آج کے دور کے لیے بہترین مثال اور رہنمائی ہے

نبی کریم ﷺ کے بعد اُن کے رفیق حضرت ابوبکر رض خلیفہ بنے اور اُنہوں نے اسلام کے اُصول کے مطابق ایک بہترین طرزِ حکومت اپنایا۔ داخلی امن کو بحال کرنے کے لیے زکوٰۃ کے خلاف بغاوت پر جنگ کا اعلان کیا۔ آپ رض

کی امامت کی قوت سے اسلامی حکومت ایران اور شام تک پہنچ گئی۔ حضرت ابوبکرؓ کی رحلت کے بعد حضرت عمرؓ کا دور شروع ہوتا ہے اور ان کے دور میں سلطنت ایران، روم، روس اور مصر کی حدود تک وسیع ہوئی۔ ان کے دور میں مجلس شوریٰ کو بہت اہمیت حاصل ہے اُس میں لڑکیاں، عورتیں بھی شامل تھی۔ حضرت عثمانؓ کا دور حضرت عمرؓ کے دور کے بعد شروع ہوا اور جنھوں نے اپنی سخاوت سے اسلامی طرزِ حکومت کو چار چاند لگائے اور پھر حضرت علیؓ کا دور، جنھوں نے تعلیم کے فروغ پر بہت زور دیا اور ان تمام کا طرزِ حکمرانی اللہ کے بنائے ہوئے احکامات کے مطابق ہے۔

خلاصہ

گڈ گورننس سے مراد ہے کہ اچھا طرزِ حکومت اور اسلام کی رُو سے اچھا طرزِ حکومت وہ ہے جس میں اللہ کے بنائے گئے اُصول کے مطابق، اُس میں جو خصوصیات وہ انسان کی فلاح کے لئے ہیں جیسے کہ انصاف و عدل، انسانی اخوت، علم و عمل، احتساب وغیرہ آتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ کے بنائے گئے اصول ہیں اور اسی پر گڈ گورننس کی بنیاد بنتی ہیں۔